خلافت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اور خرافات شیعہ

گزشتہ سے پیوستہ

☆ تحریر محمد رمضان جانباز سلفی

خلافت اور صدیقؓ : امامت کے بعد اگر مسئلہ خلافت کو دیکھا جائے تو اس پر بھی حضرت ابوبکر صدیقؓ کا ہی اولین حق بنتا تھا۔ جب مکہ فتح ہو چکا تو ۹ھ کو نبی علیہ السلام کو امامت حج کے لئے جانا تھا۔ کسی وجہ سے نہ جا سکے کہا اب اس کو بھیجوں گا جو محمدؐ کا قائم مقام ہو گا۔ نظر انتخاب پڑی تو حضرت ابوبکرؓ پر پڑی۔ آنے والا زمانہ آئے گا کہنے والے کہیں گے ایک دفعہ صدیق نہیں تھا علی تھا جب اسے مخفی علوم دیئے۔ عرش والے نے کہا جاؤ علی کو کہو ابوبکرؓ کی قیادت میں حج ادا کرے تب واپس آئے جب صدیق واپس آئے حضرت علیؓ جب وہ احکام لے کر مکہ پہنچے تو حضرت ابوبکر صدیقؓ نے حضرت علیؓ سے پوچھا امیر ہو یا محکوم تو حضرت علیؓ نے جواب دیا محکوم تیسیر الباری جلد ۴

اور ایک بار ایک عورت نبی علیہ السلام سے کچھ پوچھنے آئی آپؐ نے فرمایا پھر آنا وہ بولی یا رسول اللہؐ اگر میں آؤں اور آپ کو نہ پاؤں (یعنی آپؐ فوت ہو جائیں) آپؐ نے فرمایا **فان لم تجد نی فاتی ابا بکر** اگر مجھے نہ پائے تو ابوبکر کے پاس آنا (مسلم مترجم ۸ ۸/۶)

اس حدیث سے عقیدہ بھی درست کرتے جائیں کہ اس عورت کا عقیدہ تھا کہ آپؐ کو موت آئے گی۔ اور آج کل بعض مشرک بدعتی' پیرپرست' بدعقیدہ اور بے دین لوگ کہتے ہیں کہ آپؐ کو موت آ ہی نہیں سکتی۔ قرآن میں ارشاد ربانی ہے **انک میت وانھم میتون** میرے نبی تم کو بھی موت آئے گی اور یہ لوگ بھی مر کر رہیں گے۔ (زمر ۳۰)

ام المومنین حضرت عائشہ صدیقہؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ علیہ وسلم نے اپنی بیماری میں فرمایا اپنے باپ ابوبکر کو اور اپنے بھائی کو بلاؤ تاکہ میں ایک کتاب لکھ دوں میں ڈرتا ہوں کہ کوئی آرزو کرنے والا آرزو نہ کرے خلافت کی' اور کوئی کہنے والا یہ نہ کہے میں خلافت کا زیادہ حقدار ہوں۔ **ویابی اللہ والمومنون الا ابابکر** اور اللہ تعالیٰ انکار کرتا ہے اور مسلمان بھی انکار کرتے ہیں سوائے ابوبکر کے کسی اور کی خلافت سے (مسلم مترجم جلد ۶ صفحہ ۸۴)

اماں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ اگر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم خلیفہ کرتے تو کس کو کرتے انہوں نے کہا کہ ابوبکرؓ کو کرتے' پھر عمرؓ کو پھر ابوعبید اللہ بن الجراح کو پھر خاموش ہو رہیں۔ (مسلم مترجم جلد ۶ صفحہ ۸۴)

شیعہ حضرات کو اگر اعتراض کرنا ہے تو یا رب کے قرآن پہ کریں یا محمدؐ کے فرمان پہ کریں لڑائی کس بات کی ہے قرآن والے نے کہا ہے کہ **ولقد کتبنا فی الزبور من بعد الذکر ان الارض یرثھا عبادی الصلحون** ہم زبور میں پندو نصیحت کے بعد لکھ چکے ہیں کہ زمین کے وارث میرے نیک

بندے ہو کر رہیں گے۔ (انبیاء ۱۰۵)

سورہ نور میں فرماتے ہیں **وعد اللہ الذین امنو امنکم وعلمو الصلحت لیستخلفنھم فی الارض کما استخلف الذین من قبلھم ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا یعبدوننی لا یشرکون بی شیئا** تم میں سے ان لوگوں سے جو ایمان لائے اور نیک عمل کئے ہیں اللہ تعالیٰ وعدہ فرما چکا ہے کہ انہیں ضرور ملک کا حاکم بنائے گا۔ جیسے کہ ان لوگوں کو حاکم بنایا تھا جو ان سے پہلے تھے اور یقیناً ان کے لئے ان کے اس دین کو مضبوطی کے ساتھ محکم کرکے جما دے گا جسے ان کے لئے وہ پسند فرما چکا ہے اور ان کے اس خوف و خطر کو وہ امن و امان سے بدل دے گا کہ میری عبادت کرتے رہیں گے میرے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائیں گے۔ (النور ۵۵)

علامہ محمد ابراہیم میر سیالکوٹی رحمتہ اللہ علیہ اس مذکورہ بالا آیت کے تحت لکھتے ہیں کہ اس آیت میں خلافت راشدہ کے وقت میں اسلامی حکومت کے قائم ہو جانے دین اسلام کے محکم ہو جانے اور مسلمانوں کے خوف کے امن سے بدل جانے اور ان خلفائے راشدین کے توحید الٰہی پر قائم رہنے کی صاف صاف خبر ہے۔ (واضح البیان صفحہ ۳۸۲)

اگر قارئین اس کے ساتھ سورہ جمعہ کی آیت کو بھی ملا لیں تو ان کو بہت لطف آئے گا اللہ تعالیٰ مہاجرین مکہ کی مظلومی پر ان کو خوشخبری سناتا ہے۔ **الذین ان مکنا ھم فی الارض اقاموا الصلوۃ واتوا زکوۃ وامر وا بالمعروف و نھوا عن المنکر وللہ عاقبتہ الامور** یہ وہ لوگ ہیں کہ اگر ہم زمین میں ان کے پاؤں جما دیں تو یہ پوری پابندی سے نماز ادا کریں اور زکوۃ دیں اور اچھے کاموں کا حکم کریں اور برے کاموں سے منع کریں تمام کاموں کا انجام اللہ کے اختیار میں ہے۔ (الحج ۴۱) سورہ مائدہ میں ارشاد باری ہے **یا یھا الذین امنوا من یرتد منکم عن دینہ فسوف یا تی اللہ بقوم یحبھم و یحبونہ اذلتہ علی المومنین اعزۃ علی الکفرین یجا ھدون فی سبیل اللہ** اے ایمان والو! تم میں سے جو اچھے شخص اپنے دین سے پھر جائیں تو اللہ تعالیٰ بہت جلد ایسی قوم کو لائے گا جو اللہ کی محبوب ہو گی اور وہ بھی اللہ سے محبت رکھتی ہو گی۔ نرم دل ہوں گے مسلمانوں پر اور سخت اور تیز ہوں گے کفار پر اللہ کی راہ میں جہاد کرتے رہیں گے اور کسی ملامت کرنے والے کی پرواہ بھی نہ کریں گے۔ یہ ہے اللہ تعالیٰ کا فضل جسے چاہے دے۔ (مائدہ ۵۴) حسن بصری رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں خلافت صدیقی میں جو لوگ اسلام سے مرتد ہو گئے تھے ان کا حکم اس آیت میں ہے (تفسیر ابن کثیر اردو جلد اول صفحہ ۷۶۸) نبی علیہ السلام کی وفات کے بعد بعض عرب قبیلوں نے زکوۃ دینے سے انکار کر دیا تھا تو حضرت صدیق رضی اللہ عنہ نے فرمایا تھا کہ اگر زکوۃ کے مال کی رسی وصول کرنے کے لئے بھی جہاد کرنا پڑا تو بھی جہاد کریں گے افسوس آج ان ظالموں کو شہید کہا جاتا ہے جنہوں نے یہ قانون بنایا تھا کہ اگر کوئی فارم پر لکھ دے دے کہ میں شیعہ ہوں تو اسے زکوۃ معاف ہو گی۔

اے مری قوم تیرے حسن نگاہ کی بھی خیر ہو

بہرحال! یہ حضرت صدیق رضی اللہ عنہ ہی تھے جنہوں نے مرتدوں کی سرکوبی کی تھی۔ اگر شیعہ حضرات کو اعتراض کرنا ہے تو قرآن پہ کریں پھر کھل کر کہیں کہ قرآن کو نہیں مانتے۔ ویسے یہ تو دکھلانے کے لئے کہتے ہیں کہ مانتے ہیں وگرنہ ان کا عقیدہ یہ ہے کہ قرآن تبدیل ہو گیا ہے۔ اللہ کروڑوں رحمتیں نازل کریں احسان الٰہی ظہیر شہید رحمتہ اللہ علیہ پر جنہوں نے اپنی کتاب (الشیعہ والقرآن) میں بارہ سو شیعہ حدیثیں شیعہ کتب سے نقل کی ہیں جن میں واضح لکھا ہوا ہے کہ قرآن تبدیل ہو چکا ہے۔ اور آج تک کسی شیعہ عالم کو ان بارہ سو حدیثوں کی تردید کی جرات نہیں ہوئی اور نہ ہی قیامت تک ہو گی۔ انشاء اللہ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ جو افاضل صحابہ میں سے ہیں فرماتے ہیں کہ ہم رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد ایسی سٹیج پر ہو گئے تھے کہ اگر اللہ تعالیٰ ہم پر ابوبکرؓ کو خلیفہ کرنے سے احسان نہ کرتا تو قریب تھا کہ ہم (سب مسلمان) ہلاک ہو جاتے۔ (تاریخ کامل جلد دوم صفحہ ۱۳۰)

علامہ ابن خلدون اس فتنہ عظیمہ پر مسلمانوں کی حالت یوں رقم کرتے ہیں اور اکثر عرب مرتد ہو گئے کوئی تو سارے کا سارا قبیلہ اور کسی میں سے بعض لوگ اور مسلمان اپنی قلت اور اپنے دشمنوں کی کثرت اور نبی صلعم کی وفات سے فضا تاریک ہو جانے کی وجہ سے اس ریوڑ کی طرح تھے جو بارش والی رات میں ایک کونے میں دبک کر بیٹھا ہو۔ (ابن خلدون صفحہ ۶۵)

غرض ایسے تزلزل کے وقت حضرت ابوبکرؓ کی استقامت اور بحیثیت خلیفہ آپ کی خدمات وہی ہیں جو آنحضرت خود کرتے۔ اور یہ آپ کی خلافت بلافصل اور مقام صدیقیت کی کافی دلیل ہے۔ (مذکورہ بالا دونوں تاریخی کتب کی عبارتیں واضح البیان صفحہ ۸۰-۳۷۹) از میر سیالکوٹی سے نقل کی گئی ہیں)

قرآن و حدیث اور شیعہ کتب اور تاریخ کی کتابیں یہ ثابت کرتی ہیں کہ نبی علیہ السلام کے بعد خلافت اور امامت پر حق صدیق ہی کا تھا۔

اور شیعہ حضرات جو کہتے ہیں کہ ابوبکرؓ نے خلافت غصب کر لی تھی کس کی خلافت غصب کی تھی۔ شیعہ کا عقیدہ تو یہ ہے کہ ابوبکرؓ کمزور تھا، عمرؓ کمزور تھا، عثمانؓ کمزور تھا (رضوان اللہ علیہم اجمعین) علی طاقت ور تھا شیر خدا تھا، فاتح خیبر تھا، صاحب ذوالفقار تھا اگر بوڑھے صدیق نے خلافت چھین لی تھی تو جوان علی لڑا کیوں نہیں۔ حیرانگی کی بات ہے جب حضرت حسینؓ لڑے شیعہ قول کے مطابق اس وقت ان کی عمر ستاون برس تھی۔ یعنی تین کم ساٹھ اور ساٹھ برس کا بندہ بوڑھا ہوتا ہے۔ اگر علی کے بیٹے کی رگوں میں علی کا خون تھا تو وہ بڑھاپے میں بھی اپنے حق کے لئے خاموش نہ رہا۔ اور حضرت علیؓ کی عمر تو اس وقت تینتیس برس تھی جب حضرت صدیق خلیفہ بنے تھے۔ جو کام بیٹے نے بڑھاپے میں کیا وہ باپ نے جوانی میں کیوں نہ کیا۔ اگر حضرت علیؓ نے نہیں کیا تو پھر شیعوں کو کیا تکلیف ہے۔ کہتے ہیں

تقیہ کیا تھا۔ تقیہ کا مطلب ہے ڈر کے خاموش رہنا یہ حیرانگی کی بات ہے کہ بوڑھا جس کو ڈرنا چاہئے تھا وہ تو ڈرتا نہیں او جوان جس کو نہیں ڈرنا چاہئے وہ ڈر رہا ہے۔ (اقتباس تقریر از علامہ ظہیر شہید رحمتہ اللہ) اور پھر وہ علیؓ جن کے بارے میں شیعہ کتب میں ان کی شجاعت کے ایسے ایسے قصے ہیں کہ آدمی حیران رہ جاتا ہے۔

چنانچہ شیعہ محدث نعمت اللہ الجزائری واقعہ خیبر میں حضرت علی رضی اللہ عنہ کی شجاعت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتا ہے جب علیؓ نے اپنی تلوار مرحب کو قتل کرنے کے لئے اٹھائی تو اللہ تعالیٰ نے اسرائیل و میکائیل کو حکم دیا کہ علی کا بازو ہوا میں روک لو تاکہ پوری قوت سے نہ ماریں مگر علی کی تلوار کی ضرب اتنی شدید تھی کہ اس کے باوجود وہ مرحب اور اس کے گھوڑے کے دو ٹکڑے کرتی ہوئی طبقات زمین میں پہنچ گئی۔ (جرائیل علیہ السلام کہتے ہیں) یہ صورت حال دیکھ کر اللہ تعالیٰ نے مجھے حکم دیا کہ اے جبرائیل! جلدی زمین کے نیچے پہنچ اور علی کی تلوار کو اس بیل تک نہ پہنچنے دے جس نے زمین کو اپنے سینگوں پر اٹھایا ہوا ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو زمین زیر و زبر ہو جائے۔ لہٰذا میں گیا اور تلوار کو روکا۔ وہ تلوار میرے بازو پر قوم لوط کے شہروں سے بھاری تھی جو کہ سات شہر تھے۔ (اس واقعہ کے آخر میں ہے) کہ درہ خیبر کو چالیس آدمی مل کر رات کو بند کرتے تھے جب علیؓ علیہ السلام قلعہ میں داخل ہوئے تو کثرت ضرب سے آپ کی ڈھال ٹوٹ گئی پارہ پارہ ہو کر گر پڑی آپ نے اس دروازے کو اکیلے ہی اکھیڑ لیا۔ (جسے چالیس آدمی مل کر بند کرتے تھے) اور بطور ڈھال استعمال کرنے لگے امیر المومنین علی علیہ السلام جنگ کرتے رہے اور وہ دروازہ آپ کے ہاتھ میں تھا یہاں تک کہ اللہ نے آپ کو فتح عطا فرمائی۔

(الانوار النعمانیہ۔ ماخوذ الشیعہ والسنہ اردو از علامہ احسان شہید)

حدیث کے بعد اب شیعہ کی تفسیر کا ایک حوالہ بھی ملاحظہ فرمائیں بزبان علامہ ظہیر شہید رحمتہ اللہ علیہ کہ ان کی تفسیر صافی کے اندر فیض کاشانی نے لکھا ہے جو ایران میں چھپی ہے کہ حضرت علی اتنے بہادر تھے کہ ایک دفعہ علیؓ ابوبکرؓ سے ناراض ہو گئے غصے سے زمین پر پیر مارا زمین ہلنے لگی۔ ڈر پیدا ہو گیا کہ سارے مدینے کی چھتیں نیچے اور زمین اوپر ہو جائے گی۔ لوگ دوڑے ہوئے نکلے کیا ہو گیا؟ عمر فاروق بھی آئے صدیق! کیا ہو گیا ہے حضرت صدیقؓ کہنے لگے علی ناراض ہو گیا ہے زمین پہ پاؤں مارا زلزلہ آ گیا کہنے لگے اب کیا کریں؟

بچپن میں گپیں سنا کرتے تھے کہ زمین پہ زلزلہ اس لئے آتا ہے جب بیل اپنے سینگ ہلاتا ہے۔ مگر ہمیں نہیں معلوم تھا کہ یہ گپ شیعہ کتب کی ہے۔ جو انہوں نے خود تراشی ہے۔ ایسی باتوں سے اللہ بچائے۔

کہا علی کو جا کر مناؤ وہ ناراض رہا اور تھوڑی دیر اور گزر گئی تو ساری کائنات تباہ ہو جائے گی حضرت ابوبکر

اور عمر دونوں گئے پیر پکڑے گوڑے پکڑے بڑی مشکل سے راضی کیا حضرت علیؓ نے پھر زمین پہ پیر امارا زمین رک گئی اذا زلزلت الارض زلزالھا یہ آیت کے نیچے لکھا ہوا ہے۔

یہ سب باتیں ان کی اپنی خود تراشیدہ ہیں یہ جھوٹے قصے ان لوگوں نے خود ہی بنائے ہیں۔ شیعہ کی ایک معتبر کتاب "الشافی" میں لکھا ہے کہ حضرت علیؓ نے صدیق اکبر کے بارے میں کہا تھا ابابکر انا لنعرف فضلک وانا لنعلم انک ثانی اثنین اذھما فی الغار ابوبکر ہم تیرے فضائل کے معترف ہیں اور ہم جانتے ہیں جب حبیب کبریا کے ساتھ غار میں کوئی نہ تھا تو تھا۔ اقامک رسول اللہ علی مصلی وھوحی ہم جانتے ہیں ہمارے آقا نے اپنی زندگی میں تجھ کو اپنے مصلے کا وارث بنایا ہے۔ حضرت علیؓ تو یہ کہتے ہیں اور یہ کہتے ہیں حق چھینا۔ اگر حضرت علی حضرت صدیق کو غاصب سمجھتے تھے تو پھر ان کی بیعت کیوں کی تھی۔ ملاحظہ فرمایئے۔ حضرت علیؓ کہتے ہیں میں اٹھا اور ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کر لی ابوبکرؓ کی حکومت ٹھیک اور روش سیدھی رہی اور میں ان کی مجاہدانہ اطاعت کرتا رہا۔ (نہج البلاغہ صفحہ ۸۸۱)

اسامہؓ نے حضرت علیؓ سے پوچھا کہ آپ نے حضرت ابوبکرؓ کے ہاتھ پر بیعت کی ہے آپ نے فرمایا ہاں اور یہ بیعت خلافت تھی (احتجاج طبرسی صفحہ ۵۶)

حضرت علی نے ابوبکرؓ کی بیعت کر لی اور لوگوں کو بھی بیعت سے نہ روکا تاکہ لوگ مرتد نہ ہو جائیں۔ (کافی کتاب الروضہ صفحہ ۱۳۹ بحوالہ حیدر کرار نامی صفحہ ۱۱۲)

اہلسنّت کے مختلف فرقوں نے مختلف نظائر و شواہد سے صدیق اکبر کی خلافت پر استدلال کیا ہے مگر شیعوں نے ایک حدیث پیش کر کے صرف صدیق اکبرؓ کی خلافت کا ثبوت ہی پیش نہیں کیا بلکہ سیدنا فاروق اعظمؓ کی خلافت کا ثبوت بھی پیش کر دیا ہے اور ساتھ ہی امہات المومنین کے بلند مقام کا اعتراف بھی کیا ہے۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زوجہ محترمہ حضرت حفصہؓ ایک دفعہ غمگین بیٹھی تھیں نبی علیہ السلام نے ان کو غمگین بیٹھے دیکھ کر فرمایا کہ میں تم کو ایک خوشخبری نہ سناؤں کہ میرے مرنے کے بعد میرے جانشین ابوبکرؓ ہوں گے ان کے مرنے کے بعد تمہارے باپ عمرؓ ان کے جانشین ہوں گے یہ سن کر حضرت حفصہؓ نے پوچھا یا رسول اللہ آپ کو کیسے معلوم ہوا آپؐ نے فرمایا مجھے اللہ خبیر و علیم نے بتایا ہے۔

(تفسیر قمی صفحہ ۳۵۴، تفسیر صافی صفحہ ۵۲۳، تفسیر مجمع البیان صفحہ ۳۱۴)

مسئلہ امامت و خلافت سے یہ بات بالکل واضح ہو جاتی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ اور خلفائے ثلاثہ کے درمیان کوئی اختلاف اور دشمنی اور کسی قسم کی رنجش و عداوت نہ تھی۔ اگر حضرت علیؓ ان خلفاء کو اچھا نہ سمجھتے تو پھر انہوں نے اپنے بیٹوں کے نام ان کے ناموں پہ کیوں رکھے بزبان علامہ ظہیر شہید رحمتہ اللہ کسی پوچھنے والے نے پوچھا ابوبکر پہلے عمر عثمان پہلے، اپنا چچا عباس بعد میں تو

حضرت علیؓ نے جواب دیا تھا کہ جس کو میرے رب نے اور میرے آقا نے پیچھے کیا میں اس کو کیسے آگے کر دوں۔ شیعہ کی دس کتابیں (الارشاد شیخ مفید کی' اعلام الوری طبرسی کی' الفصول المہمہ ابن صباغ کی' کشف الغمہ اربلی کی' جلاء اصفہانی کی' تاریخ یعقوبی کی' دسواں حوالہ تحفے میں لے لے مروج الذھب مسعودی کی) یہ دس کی دس شیعہ کی معتبر کتابیں ہیں انمیں واضح لکھا ہوا ہے کہ حضرت علیؓ کے بیٹوں کے نام ابوبکر' عمر' عثمان' تھے۔ یہاں سوچنے کی بات ہے کہ نام دوستوں کے نام پر رکھے جاتے ہیں دشمنوں کے نام پہ اس سے معلوم ہوا کہ ان صحابہ کے درمیان کوئی دشمنی عداوت نہ تھی بلکہ ان خلفاء نے حضرت علیؓ پر احسان کئے شیعہ کی مشہور کتاب مناقب میں شہرہ آشوب نے لکھا ہے کہ حضرت علیؓ کو فاطمہؓ کا رشتہ لے کر دینے والے صدیقؓ و فاروقؓ ہیں۔ علیؓ کے پاس تو گھر کا سامان خریدنے کے پیسے نہ تھے۔ حضرت عثمانؓ نے اپنی جیب سے پیسے دیئے۔ شیعہ حضرات سوچیں کہ یہ نہ صرف قرآن محمد کے فرمان کی مخالفت کرتے ہیں بلکہ یہ اہل بیت کے بھی مخالف ہیں۔ علی تو ان کے احسان مند تھے۔ اسی لئے اپنے بیٹوں کے نام ان خلفاء کے ناموں پہ رکھے اپنی بیٹیوں کے رشتے ان کو دیئے۔

اتحاد اُمت کیسے ممکن ہے :

شیعیت کا آغاز کہاں سے ہوا ؟

اُمت مسلمہ میں انتشار پھیلانے کی سازش کس نے کی ؟

ایران شیعیت کی آماجگاہ کیسے بنا ؟

شیعہ کے حقیقی عقائد کیا ہیں ؟

یہ سب تفصیلات جاننے کیلئے امام العصر علامہ احسان الٰہی ظہیر شہیدؒ کی معرکۃ الآراء تصنیف

الشیعہ والسنہ اردو

کا مطالعہ بہت ضروری ہے

ناشر : ادارہ ترجمان السنہ
۴۷۵ ، شادمان ـــــ لاہور

ملنے کا پتہ مکتبہ قدوسیہ
اردو بازار ـــــ لاہور